سب ایک ساتھ ہی ہوتا تھا، اس بنا پر باہم تبادلۂ خیالات اور ایک دوسرے سے واقف ہونے کے مواقع اس سے بہتر نہیں مل سکتے تھے، میں نے اس موقع سے خاص فائدہ اٹھایا اور مختلف ممالک کے مندوبین سے وہاں کے مسلمانوں کے حالات۔ کرید کرید کر پوچھے، اس موتمر میں علماء بھی تھے اور دکاترہ بھی، جہاں تک ڈاڑھی کا تعلق ہے تو سمجھئے اب وہ غالباً انڈو پاک میں ہی رہ گئی ہے، ورنہ علماء اور مشائخ، مفسر اور محدث۔ فقیہ اور مفتی امام اور قاری، سب ریش و بروت صاف۔ مغربی وضع قطع افریقہ کے بعض ملکوں اور سوڈان کو مستثنیٰ کر کے سب نے اختیار کر لی ہے، مردوں نے بھی عورتوں نے بھی! فرق صرف اس قدر ہے کہ علماء اور مشائخ سر پر ایک ٹوپی نما عمامہ باندھتے اور ایک لانبا جبہ سا پہنتے ہیں، مگر دل سب کے نور ایمان و یقین سے منور، اللہ۔ رسول اور قرآن کی محبت میں سرشار، نماز کے پابند، اور ولولۂ و جوشِ حریت و آزادی سے معمور۔ جو حضرات یورپ کے مختلف ممالک سے اور روس سے آئے تھے میں نے نماز کا پابند اور اسلامی اخلاق و فضائل کا حامل انہیں بھی پایا۔ یہ سب بڑی اچھی علامتیں اور دنیا میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی نشانی ہیں۔

وہاں استعمار، کا ذکر اور اُس کے خلاف شدید نفرت کا اظہار اکثر و بیشتر ہوتا رہتا تھا، ایک دن موقع پاکر جبکہ ایک بہت شاندار ڈنر ہو رہا تھا میں نے کہا "استعمار کی دو قسمیں ہیں ایک سیاسی اور دوسرا ذہنی و فکری۔ خدا کا شکر ہے ہم لوگ استعمار کی اول قسم سے آزاد ہو گئے ہیں اور اس کی زنجیریں پاش پاش ہو گئی ہیں، لیکن استعمار ذہنی و فکری اب تک ہم پر مسلط ہے جس کی وجہ سے ہماری ثقافت اور کلچر کی بہت سی بنیادی قدریں پامال و مجروح ہیں اور سخت ضرورت ہے کہ ہم استعمار کی اس قسم سے بھی اپنے دل و دماغ اور فکر و ذہن کو آزاد کریں۔

عورتوں اور مردوں کا بے محابا اختلاط۔ عورتوں کا مغربی لباس اور تبرجِ جاہلیت، رقص، غسل کا لباس پہن کر مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ غسل کرنا۔ مخلوط تعلیم۔ مخلوط کھیل اور ورزشیں منگنی کے بعد اور نکاح سے قبل لڑکے اور لڑکی کا ایک دوسرے کے ساتھ بلا روک ٹوک کے ملنا ملانا۔ یہ سب استعمار ذہنی کے اندوہناک مظاہر ہیں جس میں ہمارے بہت سے اسلامی ممالک گرفتار ہیں، سیاسی استعمار سے گو خلاصی صرف جسم کی آزادی ہے لیکن حقیقی آزادی اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہم ذہنی اور فکری استعمار کی غلامی سے اپنے دل و دماغ کو بھی آزاد کر سکیں"

میری اس تقریر سے تیونس اور الجزائر اور کینیا، سومالی اور نائجیریا کے مندوبین خاص طور پر بہت خوش ہوئے اور